پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

پاکستان کی بڑی سیاسی جماعتوں کی داخلی جمہوریت

مانیٹر

اگست 2018 تا اگست 2019

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

پاکستان کی بڑی سیاسی جماعتوں کی داخلی جمہوریت

مانیٹر

اگست 2018 تا اگست 2019

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیق اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: دسمبر 2019

آئی ایس بی این: 978-969-558-746-1

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تعاون

FRIEDRICH EBERT STIFTUNG

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: پی، او، باکس 11098، L.C.C.H.S، پوسٹل کوڈ: 54792، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org ویب: www.pildat.org

پیش لفظ

جمہوریت کے مجموعی معیار پر اثر انداز ہونے والا ایک اہم عنصر، سیاسی جماعتوں کی داخلی جمہوریت کا معیار ہے۔ سیاسی جماعتیں جمہوری ڈھانچے کی بنیادی اکائیاں ہوتی ہیں۔ اگر جماعتیں کسی ایک یا چند افراد کے زیر اثر ہوں اور پارٹی کے فیصلے، پارٹی کے فیصلہ ساز اداروں کو شامل کئے بغیر غیر جمہوری طریقے سے کئے جائیں تو ملک کا جمہوری نظام چند افراد کے ہاتھوں یرغمال بن جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ادارے، جیسے پارلیمان، بامعنی مشاورت کے موثر فورم اور نگرانی کے اہم وسیلے کی اپنی حیثیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جمہوری سیاسی جماعتوں کے بغیر جمہوری نظام دراصل جمہوری لبادے میں آمریت کا روپ دھار لیتا ہے۔

لہٰذا یہ بات اہم ہے کہ سیاسی جماعتوں کے اندر جمہوریت کو اہمیت دی جائے اور اسے فروغ دیا جائے۔ پاکستان کی بڑی سیاسی جماعتوں میں جمہوریت کے معیار کا جائزہ لینے کی یہ مشق، دراصل پارٹیوں کی داخلی جمہوریت کو فروغ دینے کی ایک کاوش ہے۔

پلڈاٹ نے اس سے قبل تین ایسی سالانہ رپورٹیں جاری کی ہیں (2014، 2015 اور 2016) اور ماہانہ مانیٹرز بھی نکالے ہیں جن میں سیاسی جماعتوں کی داخلی جمہوریت کے معیار کا جائزہ اور تجزیہ پیش کیا گیا اور یہ کہ یہ امر کس طرح ملک کی جمہوریت کے معیار پر اثر انداز ہوتا ہے۔

اس مشق کے اہم مقاصد یہ ہیں:

1۔ عوام کو پارٹی کی داخلی جمہوریت کے اہم پہلوؤں سے آگاہ کرنا؛

2۔ سیاسی جماعتوں کی داخلی فیصلہ ساز پالیسیوں اور طریق ہائے کار کا جائزہ لینا؛

3۔ شناخت کردہ جمہوری خامیوں کو دور کرنے کے لئے پارٹی کے قواعد وضوابط پر موثر عملدرآمد کے لئے سفارشات مرتب کرنا؛

4۔ اس کاوش کا مقصد سیاسی جماعتوں کو ہدف تنقید بنانا یا ان کی ساکھ مجروح کرنا نہیں، بلکہ یہ سیاسی جماعتوں کے لئے ایک ترغیبی عمل ہے جسے شہریوں کی رہنمائی حاصل ہے تاکہ وہ جماعتوں کے اندر زیادہ جمہوریت لانے کے لئے کوشاں ہوں۔

اس مانیٹر میں اگست 2018 سے اگست 2019 کے عرصے کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بڑی سیاسی جماعتوں کی داخلی جمہوریت کی صورت حال سے متعلق اہم حالیہ واقعات بیان کئے گئے ہیں اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ وسیع تر معاشرے کے اندر جمہوریت کے فروغ کے لئے پارٹیوں کو داخلی طور پر کس قدر جمہوری ہونے کی ضرورت ہے۔

اس سے پہلے پلڈاٹ نے پاکستان کی سیاسی جماعتوں میں داخلی جمہوریت کے معیار کے جائزے کے لئے ایک فریم ورک تیار کیا تھا۔ اس فریم ورک کو استعمال کرتے ہوئے اور اس موضوع پر دسترس رکھنے والی اہم شخصیات سے مشاورت کے بعد یہ مانیٹر مرتب کیا گیا ہے۔ یہ مانیٹر، اس حوالے سے آئندہ ہونے والی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے لئے ایک بیک گراؤنڈ پیپر کا کام دے گا۔

قبل ازیں، پلڈاٹ نے 2014 میں داخلی جمہوریت کے موضوع پر کی جانے والی پہلی سٹڈی کے لئے پاکستان کی بڑی سیاسی جماعتوں کی تلاش کا عمل کیا تھا۔ چونکہ اس طرح کی سٹڈی کے لئے دستیاب وسائل اور اس کی عملی افادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سٹڈی کو صرف محدود تعداد میں سیاسی جماعتوں کے لئے کیا جا سکتا تھا اس لئے ابتدا میں ان جماعتوں کی تعداد 5 رکھی گئی۔ قومی اسمبلی میں سب سے زیادہ نمائندگی رکھنے والی جماعتوں کو چنا گیا جن میں پاکستان مسلم لیگ (نواز)، پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان تحریک انصاف، متحدہ قومی موومنٹ پاکستان اور جمعیت علمائے اسلام (ف) شامل تھیں۔ بعد ازاں، تین دوسری جماعتوں کو شامل کیا گیا جن کی اپنی وجوہات تھیں۔ عوامی نیشنل پارٹی کو اس لئے شامل کیا گیا کہ بنیادی طور پر یہ خیبر پختونخواہ کی سیاسی جماعت تھی؛ نیشنل پارٹی کو اس لئے شامل کیا گیا کہ یہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والی پارٹی تھی اور جماعت اسلامی کو اس وجہ سے شامل کیا گیا کہ اس کی رکنیت اور انتخاب کا اپنا منفرد نظام تھا۔ لہٰذا، اس مطالعہ میں شامل جماعتوں کی تعداد بالآخر 8 ہو گئی اور اس مانیٹر میں یہی 8 جماعتیں شامل کی گئی ہیں۔

سیاسی جماعتوں سے عہدیداران اور دیگر ارکان / رہنما اس مانیٹر میں پائی جانے والی اغلاط یا خامیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں تا کہ ہم آن لائن اشاعت میں ان کو درست کر سکیں۔

اظہار تشکر

پلڈاٹ نے یہ مانیٹر Friedrich-Ebert-Stiftung (FES) Pakistan کے تعاون سے تیار کیا ہے۔ ان کے تعاون پر ہم ان کے شکر گزار ہیں اور اعادہ کرتے ہیں کہ ضروری نہیں کہ اس مانیٹر میں پیش کردہ نکتہ ہائے نظر، FES پاکستان کے نظریات کے عکاس ہوں۔

اسلام آباد

دسمبر 2019

پاکستان تحریک انصاف

پارٹی دستور میں ضمانت دی گئی داخلی جمہوریت

وزیر اعظم و چیرمین تحریکِ انصاف، جناب عمران خان کا یکم مئی، 2019 کو اسلام آباد میں تحریکِ انصاف کے یوم تاسیس کے موقع پر خطاب

پارٹی دستور پر نظر ثانی کرنے اور پارٹی کی تنظیم نو کا عمل شروع کرنے کے لیے حکمران جماعت پاکستان تحریک انصاف نے جناب ارشد داد کی سربراہی میں 6 نومبر 2018 کو ایک 21 رکنی دستوری نظر ثانی کمیٹی تشکیل دی۔ پاکستان تحریک انصاف کی نیشنل کونسل نے اسلام آباد میں یکم مئی 2019 کو پاکستان تحریک انصاف کے یوم تاسیس کے موقع پر پارٹی دستور کے نظر ثانی شدہ مسودے کی منظوری دی۔ 3 جولائی 2019 کو پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین، جناب عمران خان نے پارٹی کی جنوبی پنجاب تنظیم کے قیام کی غرض سے دوبارہ ایک 10 رکنی دستور نظر ثانی کمیٹی تشکیل دی۔[1]

اکتوبر 2019 میں جناب عمران خان نے نظر ثانی شدہ دستور کی منظوری دی۔ پاکستان تحریک انصاف کے چیف آرگنائزر جناب سیف اللہ خان نیازی نے کہا کہ دستور کے مطابق، مجوزہ ترمیم کی منظوری، پاکستان تحریک انصاف کی نیشنل کونسل سے حاصل کی جائے گی۔ بڑی ترمیم نچلی سطح تک اختیارات منتقل کرنے کے لئے مرکزی اور صوبائی تنظیموں کو تحلیل کرنے کے حوالے سے تھی۔ نوٹیفکیشن کے مطابق، پنجاب کو اب تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے جن میں شمالی پنجاب، وسطی پنجاب اور جنوبی پنجاب شامل ہیں۔ اسی طرح خیبر پختونخواہ کو 4 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں مالاکنڈ، ہزارہ، پشاور اور جنوبی خیبر پختونخواہ شامل ہیں۔ دوسری طرف آزاد جموں کشمیر اور گلگت بلتستان کو انفرادی طور پر ایک ریجن کے طور پر قائم کیا گیا ہے۔[2]

پارٹی چیئرمین کے علاوہ، پارٹی کے نئے دستور میں 6 نئے مرکزی عہدے تخلیق کئے گئے ہیں؛ نائب چیئرمین، مرکزی صدر اور چار نائب صدور۔ نائب چیئرمین، مرکزی صدر اور چار مرکزی نائب صدور کا تقرر چیئرمین کرے گا۔ وہ پارٹی کا موقف اور پالیسی پیش کرنے کے لئے میڈیا اور دیگر عوامی پلیٹ فارمز پر پارٹی کی نمائندگی کریں گے۔ وہ وقتاً فوقتاً چیئرمین / سیکرٹری جنرل کی جانب سے تفویض کردہ خصوصی امور اور فرائض سرانجام دیں گے۔

وزیر اعظم اور چیرمین تحریکِ انصاف، جناب عمران خان اسلام آباد میں تحریکِ انصاف کی کور کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے

نئے پارٹی دستور کی ایک اہم خصوصیت Sunset Clause ہے جس کے تحت پارٹی اس وقت تک اپنے امور سرانجام دے گی اور اپنے آپ کو منظم کرے گی جب تک نئے داخلی پارٹی انتخابات منعقد نہیں ہو جاتے۔ یہ شق اس بات کا اہتمام کرتی ہے:

1۔ ترمیم شدہ آئین کو اختیار کرنے کے بعد، پہلے پارٹی انتخابات دستور کو اختیار کئے جانے سے 18 ماہ کے اندر منعقد کرنا ہوں گے؛ تاہم چیئرمین اپنی صوابدید پر دوسری بار بھی پارٹی انتخابات کرانے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

2۔ اس شق کی تمام تصریحات، فیڈرل الیکشن کمیشن کی جانب سے انتخابی نتائج کے اعلان کی تاریخ سے غیر موثر ہو جائیں گی۔

3۔ چیف آرگنائزر، چیئرمین کی منظوری سے چیئرمین کے تمام اختیارات وفرائض استعمال کرے گا اور درج ذیل امور کا ذمہ دار ہوگا:

الف) تمام چاروں صوبوں، آزاد جموں وکشمیر، اسلام آباد اور بیرون ملک پارٹی کی تنظیم نو کرنا؛

ب) پارٹی کے لئے پالیسی کی تشکیل کرنا؛

ج) لوکل گورنمنٹ اور پارلیمانی انتخابات کے لئے پارٹی کو تیار کرنا؛

د) تمام عہدیداران جملہ پارٹی معاملات کے لئے چیف آرگنائزر کو جوابدہ ہوں گے اور چیف آرگنائزر کو تمام نامزدگیوں کی توثیق اور نظر ثانی کا اختیار ہوگا۔

4۔ تمام ایگزیکٹو کمیٹیوں میں تمام عہدوں کے لئے نامزدگیاں کی جائیں گی۔

Constitution of Pakistan Tehreek-e-insaf 2019

1.2. The Central Executive Committee (CEC)

CEC (Total 62)

1. The Chairman
2. Vice Chairman[66]
3. Secretary General (Winning Panel)

4. President[67]
5. Senior Vice President
6. Vice President X 4

7. Additional Secretary General (Winning Panel)
8. Deputy Secretary General (one from each Province[68] x 6 (Winning Panel)
9. Joint Secretaries x 12 (2 from each Province) (Winning Panel)
10. Joint Secretaries[69] x 2 (Losing Panel 35%)
11. Joint Secretary[70] x 1 (Losing Panel 20%)

Administrative

12. Central Secretary Finance
13. Central Secretary Information[71]

Policy & Planning

14. Deputy Secretary General Education and training

15. Central Secretary Economic Affairs[72]
16. Central Secretary Good Governance[73]
17. Central Secretary Geo-politics[74]
18. Central Secretary Planning & Development[75]

Organisational

19. Secretary OIC[76]
20. OIC delegates x 2
21. Provincial Presidents x 6[77]

Sectoral

22. Central President Labour Wing
23. Central President Women Wing
24. Central President Youth Wing
25. Central President Minority Wing
26. Central President Insaf Doctors forum
27. Central President Insaf Lawyers Forum
28. Central President Insaf Students Federation

29. Central Secretary Religious Affairs
30. Central Secretary Industries
31. Central Secretary Engineers
32. Central Secretary Teachers

..... Continued

پارٹی کا داخلی ڈھانچہ

نئے پارٹی دستور کے مطابق، پورے ملک بشمول غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے ایک ایک مرکزی تنظیم ہے جو کور کمیٹی، سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی اور نیشنل کونسل پر مشتمل ہے۔

کور کمیٹی کا سربراہ پارٹی چیئرمین ہے۔ اس نے قومی اور صوبائی پارلیمانی پارٹی ارکان بشمول ٹکٹ ہولڈرز میں سے 16 مستقل ارکان کو نامزد کیا ہے۔ اس نے ان پارٹی قائدین میں سے 4 مزید مستقل ارکان نامزد کئے ہیں جو مذکورہ بالا زمروں میں نہیں آتے۔ وہ کسی ایک رکن کو کور کمیٹی کا سیکرٹری نامزد کرسکتا ہے۔ چیئرمین کور کمیٹی کی معاونت کے لئے مختلف شعبوں کے ماہرین کو مدعو بھی کرسکتا ہے۔

جون 2019 میں، پاکستان تحریک انصاف نے نئے منظور شدہ پارٹی دستور کی مطابقت میں نئی باڈیز تشکیل دینے کے لئے پرانی باڈیز کو تحلیل کردیا۔ تمام پارٹی عہدیداران ماسوائے چیئرمین جناب عمران خان، چیف آرگنائزر جناب سیف اللہ خان نیازی، سیکرٹری جنرل جناب ارشد داد، سیکرٹری مالیات سردار اظہر طارق خان، سیکرٹری اطلاعات جناب عمر سرفراز چیمہ اور انٹرنیشنل چیپٹرز سیکرٹری ڈاکٹر عبداللہ ریار اپنے عہدوں سے سبکدوش ہوگئے۔

19 جولائی 2019 کو پاکستان تحریک انصاف نے مرکزی، چاروں صوبوں، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان میں پارٹی عہدیداروں کے تقرر کا نوٹیفکیشن جاری کردیا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق جناب ارشد داد، جو پہلے پارٹی کے سیکرٹری جنرل تھے، سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے سربراہ بن گئے اور انہیں نائب صدر کا عہدہ دیا گیا۔[3]

میڈیا رپورٹس کے مطابق اس سال پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے تین اجلاس منعقد ہوئے: یکم مئی 2019، 30 جولائی 2019 اور 24 نومبر 2019۔

جمعیت علمائے اسلام (ف) کے امیر، مولانا فضل الرحمان نے وزیراعظم عمران خان سے استعفا مانگا لیکن پاکستان تحریک انصاف کی کور کمیٹی نے اس مطالبے کو مسترد کر دیا۔[4] میڈیا رپورٹس کے مطابق، آزادی مارچ کے معاملے پر غور کے لئے پاکستان تحریک انصاف کی کور کمیٹی کا اجلاس 2 نومبر 2019 کو منعقد ہوا جس میں جمعیت علمائے اسلام (ف) کی جانب سے وزیر اعظم کے استعفا کے مطالبے کو مسترد کر دیا گیا۔ کمیٹی نے جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ کے باغیانہ ریمارکس پر قانونی کارروائی کا بھی فیصلہ کیا۔[5]

24 نومبر 2019 کو الیکشن کمیشن آف پاکستان میں زیر سماعت پاکستان تحریک انصاف کے بیرون ملک فنڈنگ کیس پر غور کے لئے پارٹی کی کور کمیٹی کا ایک اور اجلاس ہوا۔[6]

Constitution of Pakistan Tehreek-e-Insaf 2019

1.3. The National Council (NC)

NC

1. The Chairman
2. Secretary General (Winning Panel)
3. Vice Chairman[84]
4. President
5. Senior Vice President
6. Vice President X 4
7. Additional Secretary General (Winning Panel)
8. Deputy Secretary General (one from each Province[85] x 6 (Winning Panel)
9. Joint Secretaries x 12 (2 from each Province) (Winning Panel)
10. Joint Secretaries[86] x 4 (Losing Panel 35%)
11. Joint Secretary[87] x 2 (Losing Panel 20%)

<u>Administrative</u>

12. Central Secretary Finance
13. Central Secretary Information[88]

Policy & Planning

14. Deputy Secretary General Education and training
15. Central Secretary Economic Affairs[89]
16. Central Secretary Good Governance[90]
17. Central Secretary Geo-politics[91]
18. Central Secretary Planning & Development[92]

Organisational

19. Secretary OIC
20. OIC delegates x 2
21. Provincial Presidents x 6
22. President ICT[93]

<u>Sectoral</u>

23. President Provincial Labour Wing
24. President Central Women Wing
25. President Central Youth Wing
26. President Central Minority Wing
27. President Central Insaf Doctors forum
28. President Central Insaf Lawyers Forum
29. President Central Insaf Students Federation
30. Central Secretary Religious Affairs
31. Central Secretary Industries
32. Central Secretary Engineers
33. Central Secretary Teachers
34. Central Secretary Welfare
35. Central Secretary Sports and Culture
36. Central Secretary Traders
37. Central Secretary Kissan
38. All MNAs,Senators and NA Ticket holders
39. All Provincial Executive Committees
40. All Divisional wing Presidents
41. All District PresideFunctions
42. All District Presidents

.....Continued

سالانہ کنونشن

پاکستان تحریک انصاف نے یکم مئی 2019 کو اسلام آباد میں یوم تاسیس منایا۔[7]

پارٹی کے اندر اختلاف رائے کی برداشت

میڈیا رپورٹس کے مطابق یکم دسمبر 2019 کو سینئر وکیل اور پاکستان تحریک انصاف کے ایک بانی رکن جناب حامد خان کی رکنیت معطل کر دی گئی۔ انہیں میڈیا میں بیانات کے ذریعے اپنی پارٹی کو بدنام کرنے اور نقصان پہنچانے پر نوٹس اظہار وجوہ جاری کیا گیا۔ انکوائری کا حتمی فیصلہ آنے تک ان کی معطلی برقرار رہے گی۔ نوٹس کے جواب میں جناب حامد خان نے کہا کہ وہ کسی بھی حالات میں پارٹی نہیں چھوڑیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے پارٹی کی سوچ اور نظریے کو کئی سال دیئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ "پارٹی میں ان کا خون پسینہ شامل ہے۔ پارٹی میں موجود موقع پرست اور مافیا انہیں پارٹی چھوڑنے پر مجبور نہیں کرسکتے۔" اس سے پہلے جولائی 2019 میں انہوں نے میڈیا پر کہا تھا کہ پاکستان تحریک انصاف[8] "اسٹیبلشمنٹ کی پارٹی ہے"۔ تاہم، پارٹی کی قیادت نے اس بیان کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا تھا کہ یہ سیاسی شہرت حاصل کرنے کی ایک کوشش ہے۔

اکتوبر 2019 میں[9] پاکستان تحریک انصاف کے ایڈیشنل سیکرٹری جنرل، ڈاکٹر ابوالحسن نے پارٹی کا پرانا علاقائی ڈھانچہ از سر نو متعارف کروانے پر پارٹی سے استعفا دے دیا تھا۔

اپریل 2019 میں وزیر اعظم عمران خان نے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی اور سابق رکن قومی اسمبلی جناب جہانگیر ترین کو ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی سے روک دیا تھا۔ جناب قریشی نے جناب ترین کی وفاقی کابینہ کے اجلاس میں شرکت پر اعتراض کیا تھا۔ بعد ازاں اس سال اکتوبر میں جناب قریشی نے کہا کہ ان کی جناب ترین، چودھری سرور اور جناب سلمان نعیم سے کوئی مخاصمت نہیں ہے۔[10]

اسمبلی کے اجلاسوں کے لئے پارٹی موقف اپنانے اور ایجنڈا کی تیاری میں پارلیمانی پارٹیوں کا کردار

پاکستان تحریک انصاف کی پارلیمانی باڈیز کے رپورٹ کردہ اجلاس کچھ اس طرح سے ہیں: 8 مئی 2019 کو پارلیمانی پارٹی کے ایک اجلاس میں وزیر اعظم جناب عمران خان نے ارکان کو لوکل گورنمنٹ نظام کے بارے میں بریف کیا۔ ایسا ہی ایک اور اجلاس 5 اور 7 نومبر 2019 کو ہوا جس میں قانون سازی اور جمعیت علمائے اسلام (ف) کے آزادی مارچ کے معاملات زیر غور آئے۔ اسی طرح 28 نومبر 2019 کو آرمی چیف کی مدت ملازمت میں توسیع کا معاملہ زیر غور آنا تھا لیکن وزیر اعظم عمران خان پارلیمانی پارٹی کے اس اجلاس میں شریک نہیں ہوئے اور جناب شاہ محمود قریشی نے اجلاس کی صدارت کی۔[11]

اہم پالیسی معاملات کے بارے میں فیصلے میں داخلی جمہوریت

پارٹی کے نئے دستور کی تیاری کے دوران، پاکستان تحریک انصاف نے اپنے ارکان اور متحرک کارکنوں سے بذریعہ ای میل تجاویز اور آرا طلب کیں۔ نومبر 2018 میں جناب ارشد داد کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس ہوا اور یہ فیصلہ ہوا کہ نئے دستور کو حتمی شکل دینے کے لئے ملک بھر سے کارکنوں سے سفارشات طلب کی جائیں۔[12] ایک پارٹی عہدیدار کے مطابق، ڈاکٹر ابوالحسن نے بھی نئے دستور کی تیاری کے لئے پارٹی ارکان سے کئی مشاورتی ملاقاتیں کیں۔

27 نومبر 2019 کو پاکستان تحریک انصاف کی قیادت کا اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا جس میں آرمی چیف کی مدت ملازمت میں توسیع کے معاملے پر غور ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت وزیر اعظم عمران خان نے کی۔ اجلاس میں حکومت کی قانونی ٹیم اور وفاقی کابینہ کے ارکان نے بھی شرکت کی۔ بعد ازاں، سپریم کورٹ کی جانب سے توسیع پر اعتراض کے بعد حکومت نے آرمی چیف کی مدت ملازمت میں توسیع کے بارے میں تیسرا نوٹیفکیشن جاری کیا۔[13]

فنڈنگ کی بنیاد

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق، سال 18-2017 میں پاکستان تحریک انصاف کے ذرائع آمدن یہ تھے؛ عام انتخابات کی فیس، مقامی عطیات / چندہ، غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں کی جانب سے بھیجے گئے عطیات، جائیداد کی فروخت سے حاصل کردہ رقم، پلانٹ اور ساز و سامان، ایکسچینج سے حاصل منافع اور انٹرسٹ سے ہونے والی آمدن۔ اس سال پارٹی کی مجموعی آمدن 335،054،595 روپے تھی جو سال 18-2017 کے دوران 8 بڑی سیاسی جماعتوں میں سب سے زیادہ تھی۔

الیکشن کمیشن میں جمع کروائے گئے سالانہ گوشواروں کی ساکھ

مالی سال 18-2017 میں پاکستان تحریک انصاف کا کلوزنگ بیلنس 262،486،055 روپے رہا جبکہ اس سال اس کا اوپننگ بیلنس 69،872،655 روپے تھا۔

پاکستان مسلم لیگ (نواز)

پارٹی کا داخلی ڈھانچہ

اسلام آباد میں منعقدہ رہبر کمیٹی کی میٹنگ کے بعد حزبِ اختلاف کی جماعتوں کے رہنماؤں کی پریس کانفرنس

مئی 2019 میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) کے صدر جناب شہباز شریف نے جناب نواز شریف کی مشاورت سے پارٹی کے داخلی ڈھانچے میں بڑی تبدیلیوں کی منظوری دی جس میں جناب شاہد خاقان عباسی کو سینئر نائب صدر نامزد کیا گیا اور محترمہ مریم نواز کو 16 نائب صدور میں سے ایک عہدہ دیا گیا۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا کہ سابق وزیر اعظم جناب نواز شریف کی بیٹی مریم نواز کو کوئی پارٹی عہدہ دیا گیا۔

دیگر عہدیداروں میں جناب احسن اقبال بطور سیکرٹری جنرل، جناب حمزہ شہباز بطور نائب صدر، محترمہ مریم اورنگزیب بطور سیکرٹری اطلاعات، جناب پرویز ملک بطور سیکرٹری مالیات اور جناب طارق فاطمی بطور سیکرٹری پالیسی اور ریسرچ شامل ہیں۔ اسی طرح کئی دیگر عہدوں پر بھی عہدیداروں کی نامزدگی کی گئی۔ [14]

سالانہ کنونشن

پاکستان مسلم لیگ (نواز) کا یوم تاسیس 30 نومبر 2018 کو منایا گیا لیکن جناب حمزہ شہباز اور محترمہ مریم نواز سمیت سینئر پارٹی رہنما لاہور میں ہونے کے باوجود اس میں شریک نہیں ہوئے۔

پارٹی کے اندر اختلاف رائے کی برداشت

اسٹیبلشمنٹ کے خلاف بیان دینے پر پاکستان مسلم لیگ (نواز) نے 3 اکتوبر 2018 کو رکن اسمبلی رانا مشہود کی رکنیت معطل کر دی۔ انہیں اس حوالے سے ایک نوٹس اظہار وجوہ بھی جاری کیا گیا۔ پارٹی کا موقف تھا کہ یہ تبصرہ ان کی ذاتی رائے تھی۔ ڈی جی آئی ایس پی آر نے بھی ان کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ یہ بیان "غیر ذمہ دارانہ، بے بنیاد اور افسوسناک ہے"۔ [15]

پارٹی کی از سر نو تنظیم سازی کے بعد میڈیا میں یہ بات زیر بحث رہی کہ وہ پارٹی رہنما جو پارٹی قائد جناب نواز شریف کے قریبی تھے انہیں اس ردوبدل کے نتیجے میں اہم عہدے مل گئے ہیں لیکن پارٹی قیادت بشمول محترمہ مریم نواز، جناب احسن اقبال اور جناب شاہد خاقان عباسی نے ان تاثرات کی نفی کی اور کہا کہ پارٹی میں کوئی گروہ بندی نہیں ہے اور وہ سب متحد ہیں۔ اسی طرح سندھ اور کراچی میں زیادہ تر مقامی رہنماؤں اور کارکنوں نے تبصرہ کیا کہ سندھ اور کراچی میں قیادت کا شدید بحران ہے اور خالی عہدوں پر صرف من پسند رہنماؤں کو نوازا گیا ہے۔

جون 2019 میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) کے چند ارکان صوبائی اسمبلی نے بنی گالہ میں وزیر اعظم عمران خان سے ملاقات کی اور انہیں اپنے حلقوں کے مسائل سے آگاہ کیا۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا کہ زیادہ تر ارکان اسمبلی کا تعلق جنوبی پنجاب سے تھا۔ ملاقات کے بعد پاکستان تحریک انصاف نے

دعویٰ کیا کہ پاکستان مسلم لیگ (نواز) کے 15 ارکان صوبائی اسمبلی نے وزیر اعظم سے ملاقات کی جبکہ پاکستان مسلم لیگ (نواز) کا کہنا تھا کہ صرف 6 ارکان اسمبلی وزیر اعظم سے ملے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے پاکستان مسلم لیگ (نواز) نے ناراض ارکان اسمبلی کی شکایات دور کرنے کے لئے ایک انضباطی کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔[16]

اسمبلی کے اجلاسوں کے لئے پارٹی موقف اپنانے اور ایجنڈا کی تیاری میں پارلیمانی پارٹیوں کا کردار

عموماً پارلیمانی پارٹی کے اجلاس ہر اسمبلی اجلاس سے قبل منعقد کئے جاتے ہیں۔ 4 ستمبر 2018 کو پارلیمانی پارٹی کے ہونے والے اجلاس میں پارٹی نے غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دینے کی مخالفت کی۔ 29 اپریل 2019 کو پارلیمانی پارٹی کا ایک اجلاس ہوا جس میں پارٹی نے حکومت کے سامنے پانچ مطالبات رکھے۔

پاکستان مسلم لیگ (نواز) نے 2 مئی 2019 کو ہونے والے ایک اجلاس میں رانا تنویر کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین نامزد کیا۔

20 مئی 2019 کو پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا جس میں ملک میں جاری صورت حال اور پارٹی کی مستقبل کی حکمت عملی پر غور ہوا۔

17 جون 2019 کو پاکستان مسلم لیگ (نواز) کی مشترکہ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا جس میں کل جماعتی کانفرنس کے ایجنڈے پر غور ہوا۔

اہم پالیسی معاملات کے بارے میں فیصلے میں داخلی جمہوریت

پارٹی قیادت نے جمعیت علمائے اسلام (ف) کے آزادی مارچ میں شرکت کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنے کے حوالے سے کئی اجلاس منعقد کئے۔ اکتوبر 2019 میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) کے صدر شہباز شریف نے مارچ کی مکمل حمائت کا اعلان کیا۔[17] اس حوالے سے مولانا فضل الرحمان نے ستمبر اور اکتوبر 2019 میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) کے صدر شہباز شریف سے اپنے وفد کے ہمراہ کئی ملاقاتیں کیں تاکہ انہیں آزادی مارچ میں شمولیت کے لئے قائل کیا جاسکے۔ جناب شہباز شریف اور ان کی پارٹی قیادت نے مارچ موخر کرنے کی درخواست کی لیکن مولانا نے اکتوبر 2019 میں ہی مارچ شروع کرنے پر اصرار کیا۔

فنڈنگ کی بنیاد

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق، سال 18-2017 میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) کے ذرائع آمدن یہ تھے: جنرل کونسل حاضری فیس، پارٹی کارکنوں کے عطیات، بنک سے منافع اور ٹکٹ درخواست فیس۔ اس سال پارٹی کی مجموعی آمدن 125،836،956 روپے رہی۔

الیکشن کمیشن میں جمع کروائے گئے سالانہ گوشواروں کی ساکھ

مالی سال 18-2017 میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) کا کلوزنگ بیلنس 253،377،955 روپے رہا جبکہ اس سال اس کا اوپننگ بیلنس 222،116،406 روپے تھا۔

پاکستان پیپلز پارٹی

پارٹی کا داخلی ڈھانچہ

جناب بلاول بھٹو زرداری، چیرمین پاکستان پیپلز پارٹی مظفر آباد، آزاد کشمیر میں پارٹی کے سالانہ کنونشن پر خطاب کرتے ہوئے

10 جون 2019 کو وفاقی بجٹ، کل جماعتی کانفرنس اور عوامی رابطہ مہم پر غور کے لئے سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا۔ سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک اور اجلاس اگست 2019 میں ہوا جس میں بھارت کی جانب سے کشمیر کی خصوصی حیثیت تبدیل کرنے کے مضمرات پر غور ہوا۔ 9 اکتوبر 2019 کو سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک اور اجلاس ہوا جس میں جمعیت علمائے اسلام (ف) کی جانب سے شروع کئے جانے والے آزادی مارچ اور نیب کی جانب سے مبینہ انتقامی کارروائی پر پارٹی موقف پر غور ہوا۔ آزادی مارچ کے حوالے سے مزید غوروخوض کے لئے 4 نومبر 2019 کو سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک اور اجلاس ہوا۔

اسمبلی کے اجلاسوں کے لئے پارٹی موقف اپنانے اور ایجنڈا کی تیاری میں پارلیمانی پارٹیوں کا کردار

پارلیمنٹ کے اجلاس سے پہلے عموماً پارلیمانی پارٹی کے اجلاس ہوتے ہیں۔ رپورٹ کردہ کچھ اجلاسوں میں یہ شامل ہیں: 12 اگست 2018 کو عام انتخابات 2018 کے بعد قومی اسمبلی میں مستقبل میں اپنائی جانے والی سیاسی حکمت عملی طے کرنے کے لئے پارلیمانی پارٹی کا ایک اجلاس ہوا۔ 11 جون 2019 کو پارلیمانی پارٹی کا ایک اور اجلاس ہوا جس میں جناب آصف علی زرداری کے خلاف مبینہ سیاسی انتقامی کارروائی اور پارلیمان کے ایوان میں اسے کیسے اٹھایا جائے، پر غور ہوا۔ ملک کی مجموعی سیاسی صورت حال پر غور کے لئے 10 مارچ 2019 کو پنجاب کی پارلیمانی پارٹی کا ایک اجلاس ہوا۔

سالانہ کنونشن

نومبر 1967 میں اپنی تشکیل کے بعد سے پارٹی ہر سال 30 نومبر کو یوم تاسیس مناتی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا 52 واں سالانہ کنونشن 30 نومبر 2019 کو مظفر آباد، آزاد کشمیر میں ہوا۔[18]

پارٹی کے اندر اختلاف رائے کی برداشت

مارچ 2019 میں جناب فرحت اللہ بابر کو سینیٹ میں ریاستی اداروں کے خلاف کھلے بیان پر جناب آصف علی زرداری کے ترجمان کے عہدے سے برطرف کر دیا گیا۔ تاہم، وہ بدستور پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کے سیکرٹری جنرل ہیں۔

اہم پالیسی معاملات کے بارے میں فیصلے میں داخلی جمہوریت

اکتوبر 2019 میں جمعیت علمائے اسلام (ف) کی جانب سے شروع کئے جانے والے آزادی مارچ میں شرکت کرنے اور اس حوالے سے حکمت عملی کے مضمرات پر غور کے لئے پارٹی نے متعدد اجلاس منعقد کئے۔

پاکستان پیپلز پارٹی نے ستمبر اور اکتوبر 2019 میں آزادی مارچ میں شریک ہونے یا نہ ہونے پر غور کے لئے اپنی قیادت سے کچھ ملاقاتیں کیں اور فیصلہ ہوا کہ پاکستان پیپلز پارٹی آزادی مارچ کی سیاسی اور اخلاقی طور پر حمایت کرے گی لیکن اگر مذہبی کارڈ استعمال ہوا تو پاکستان پیپلز پارٹی اس مارچ سے علیحدہ رہنے کو ترجیح دے گی۔

ستمبر 2019 میں، پارٹی چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری نے جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ سے مطالبہ کیا کہ وہ یہ چھ نکات بھی احتجاج میں شامل کریں: آئین اور پارلیمانی طرز حکومت کا تحفظ، 18ویں ترمیم کا تحفظ، احتسابی عمل میں اصلاحات، عدالتی نظام میں اصلاحات، پریس اور اظہار رائے کی آزادی اور غیر آئینی طریقے سے چیف الیکشن کمشنر کی تبدیلی کی کوشش۔[19]

فنڈنگ کی بنیاد

سال 18-2017 میں پاکستان پیپلز پارٹی کی کل سالانہ آمدن 105،975،227 روپے رہی جس میں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کی آمدن بھی شامل ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق ذرائع آمدن میں رکنیت فیس، ٹکٹ فیس، عطیات اور بنک منافع شامل ہیں۔

الیکشن کمیشن میں جمع کروائے گئے سالانہ گوشواروں کی ساکھ

مالی سال 18۔2017 میں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کا کلوزنگ بیلنس 310،571،684 روپے رہا جبکہ اس سال ان کا اوپننگ بیلنس 237،662،802 روپے تھا۔

جمعیت علمائے اسلام (ف)

پارٹی انتخابات

اسلام آباد میں منعقدہ آزادی مارچ کے دوران جمعیت علماءِ اسلام۔ف کے مظاہرین

پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق سال 2019 میں پارٹی چیف اور سیکرٹری جنرل کے عہدوں کے لئے پارٹی انتخابات ہوئے جو اس طرح ہیں: سکھر میں پارٹی انتخابات 15 جون 2019 کو ہوئے جبکہ ملتان میں 17 جون 2019 کو، گلگت بلتستان میں 26 جون 2019 کو، اسلام آباد اور کوئٹہ میں 30 جون 2019 کو اور پشاور میں 23 جولائی 2019 کو ہوئے۔ پارٹی کے امیر اور سیکرٹری جنرل کے لئے آخری انتخاب 7 جولائی 2019 کو سکھر میں پارٹی کے سنٹرل الیکشن کمشنر مولانا راشد سومرو کی زیر نگرانی ہوا۔ مولانا فضل الرحمان، بلا مقابلہ پارٹی کے سربراہ منتخب ہوئے۔ مولانا عبدالغفور حیدری سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے جبکہ حافظ حمداللہ اس عہدے کے لئے دوسرے نمبر پر رہے۔ مولانا فضل الرحمان کے چھوٹے بھائی مولانا عطاء الرحمان خیبر پختونخواہ کے صوبائی سربراہ منتخب ہوئے۔

تقابلی جائزہ انٹرا پارٹی الیکشن 2013-2018

2013				2018			
کل رکنیت سازی – 15 لاکھ؛ مرد رکنیت سازی - 10 لاکھ - خواتین رکنیت سازی – 05 لاکھ				کل رکنیت سازی – 28 لاکھ، 38 ہزار؛ مرد – 16 لاکھ - خواتین - 12 لاکھ			
مرکزی							
نام امیدوار	بمقابلہ امیدوار	منتخب امیدوار	عہدہ	نام امیدوار	بمقابلہ امیدوار	منتخب امیدوار	عہدہ
مولانا فضل الرحمٰن	بلامقابلہ	بلامقابلہ	مرکزی صدر	مولانا فضل الرحمٰن	بلامقابلہ	بلامقابلہ	مرکزی صدر
مولانا عبدالغفور حیدری	مفتی کفایت اللہ	مولانا عبدالغفور حیدری	مرکزی جنرل سیکرٹری	مولانا عبدالغفور حیدری	حافظ حمد اللہ	مولانا عبدالغفور حیدری	مرکزی جنرل سیکرٹری
پنجاب							
مولانا رشید احمد لدھیانوی	ڈاکٹر عتیق الرحمٰن	ڈاکٹر عتیق الرحمٰن	صوبائی صدر	مولانا یحیٰ عباسی	ڈاکٹر عتیق الرحمٰن	ڈاکٹر عتیق الرحمٰن	صوبائی صدر
مفتی مظہر اسعدی	مفتی محمد عثمان	مفتی مظہر اسعدی	صوبائی جنرل سیکرٹری	مولانا صفی اللہ	حافظ نصیر احمد احرار	مولانا صفی اللہ	صوبائی جنرل سیکرٹری
خیبر پختونخواہ							
مولانا گل نصیب خان	پیر عالم زیب	مولانا گل نصیب خان	صوبائی صدر	مولانا گل نصیب خان	مولانا عطاء الرحمٰن	مولانا عطاء الرحمٰن	صوبائی صدر
مولانا شجاع الملک	مولانا عطاء الرحمٰن	مولانا شجاع الملک	صوبائی جنرل سیکرٹری	مولانا شجاع الملک	مولانا عطاء الحق درویش	مولانا عطاء الحق درویش	صوبائی جنرل سیکرٹری
بلوچستان							
مولانا محمد خان شیرانی	مولانا فیض محمد	مولانا فیض محمد	صوبائی صدر	مولانا محمد خان شیرانی	مولانا عبدالواسع	مولانا عبدالواسع	صوبائی صدر
مفتی عبدالستار	ملک سکندر خان ایڈوکیٹ	ملک سکندر خان ایڈوکیٹ	صوبائی جنرل سیکرٹری	آغا سید محمود شاہ	حاجی منظور مینگل	آغا سید محمود شاہ	صوبائی جنرل سیکرٹری
سندھ							
سائیں عبدالصمد ہالیجوی	بلامقابلہ	بلامقابلہ	صوبائی صدر	سائیں عبدالصمد ہالیجوی	بلامقابلہ	بلامقابلہ	صوبائی صدر
ڈاکٹر خالد محمود سومرو	بلامقابلہ	بلامقابلہ	صوبائی جنرل سیکرٹری	مولانا راشد محمود سومرو	مولانا عبداللہ پہوڑ	مولانا راشد محمود سومرو	صوبائی جنرل سیکرٹری
گلگت بلتستان							
مولانا سرور شاہ صاحب	بلامقابلہ	بلامقابلہ	صوبائی صدر	مولانا سرور شاہ صاحب	عطاء اللہ شہاب	عطاء اللہ شہاب	صوبائی صدر
میر بہادر	عطاء اللہ شہاب	میر بہادر	صوبائی جنرل سیکرٹری	مولانا عبدالکریم	منہاج الدین	مولانا عبدالکریم	صوبائی جنرل سیکرٹری

پارٹی کا داخلی ڈھانچہ

میڈیا رپورٹس کے مطابق اس سال مرکزی مجلس عاملہ کے 4 اجلاس منعقد ہوئے: 17 نومبر 2018' 21 مارچ 2019' 21 اپریل 2019 اور 19 جون 2019؛ جبکہ اکتوبر 2018 اور 2019 میں مرکزی مجلس شوریٰ کے 2 اجلاس منعقد ہوئے۔ 2019 میں بنیادی ایجنڈا آزادی مارچ کا پروگرام تھا جس پر غور ہوا اور اسے حتمی شکل دی گئی۔

سالانہ کنونشن

سالانہ کنونشن منعقد کرنے کی کوئی روائت نہیں ہے۔ تاہم میڈیا رپورٹس کے مطابق اس سال تین ورکرز کنونشن منعقد ہوئے: کراچی (23 فروری 2019)' پشاور (15 اپریل 2019) اور کوئٹہ (28 جولائی 2019)۔

اہم پالیسی معاملات کے بارے میں فیصلے میں داخلی جمہوریت

3 اکتوبر 2019 کو ایک پریس کانفرنس کے دوران پارٹی سربراہ مولانا فضل الرحمان نے 27 اکتوبر 2019 سے موجودہ حکومت کے خلاف آزادی مارچ کے آغاز کا اعلان کیا لیکن بعد میں انہوں نے یہ تاریخ بدل کر 31 اکتوبر کر دی۔ اس پریس بریفنگ میں مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ "موجودہ حکومت جعلی انتخابات اور جعلی نتائج کے ذریعے بنی ہے۔" انہوں نے کہا کہ ملک کی تمام جماعتوں نے 2018 کے عام انتخابات کو مسترد کر دیا تھا اور یہ کہ نئے انتخابات کرائے جائیں۔ پاکستان مسلم لیگ (نواز) اور پاکستان پیپلز پارٹی دونوں بڑی سیاسی جماعتوں نے انہیں آزادی مارچ موخر کرنے کے لئے کہا لیکن جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ نے اعلان کردہ تاریخ پر احتجاج شروع کرنے پر اصرار کیا۔ مولانا فضل الرحمانؒ وزیر اعظم کا استعفا مانگ رہے تھے لیکن پاکستان تحریک انصاف کی کور کمیٹی نے اس کو مسترد کر دیا۔[20]

بعد ازاں، نومبر 2019 میں مولانا فضل الرحمان نے دھرنے کے خاتمے کا اعلان کر دیا اور سڑکوں کو بلاک کر کے ملک بھر میں احتجاج کے پلان بی کا اعلان کیا۔ حکومت سے مذاکرات کے بعد، پارٹی نے نومبر 2019 میں اپنا احتجاج ختم کر دیا۔[21]

اس معاملے پر حزب اختلاف کے اتحاد کی ایک فیصلہ ساز رہبر کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں حزب اختلاف کی تمام جماعتوں کی نمائندگی تھی اور اس کی سربراہی، جمعیت علمائے اسلام (ف) کے رہنما جناب اکرم خان درانی کر رہے تھے۔ آزادی مارچ پر غور کے لئے رہبر کمیٹی کے ستمبر اور اکتوبر 2019 میں متعدد اجلاس ہوئے۔

پارٹی سربراہ مولانا فضل الرحمان نے حزب اختلاف کی بڑی جماعتوں کے ساتھ اپنے مذاکرات پر شوریٰ کو اعتماد میں لیا اور موجودہ حکومت کے خلاف آزادی مارچ کے لئے اس کی منظوری حاصل کی۔[22] مرکزی شوریٰ کا ایک اور اجلاس مولانا فضل الرحمان کی سربراہی میں 12 نومبر 2019 کو منعقد ہوا اور فیصلہ ہوا کہ دھرنا ختم کر دیا جائے اور پلان بی پر عملدرآمد کیا جائے جس میں ملک کی بڑی شاہراہوں اور تجارتی گزر گاہوں کو بلاک کرنا شامل تھا۔[23]

پارٹی کے اندر اختلاف رائے کی برداشت

2018 میں ضلع سوات کے سابق امیر، مولانا حجت اللہ اور کچھ دیگر افراد نے پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کی اور پارٹی نے ان کی بنیادی رکنیت معطل کر دی۔ سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی نے 8 جنوری 2019 کو ان کی رکنیت اس شرط پر بحال کر دی کہ وہ پارٹی ڈسپلن کی سختی سے پابندی کریں گے اور تحریری معافی نامہ جاری کیا۔

فنڈنگ کی بنیاد

سال 18-2017 میں جمعیت علمائے اسلام (ف) کی بیان کردہ آمدن 150،350 روپے تھی جو گزشتہ 11 سالوں میں پارٹی کی سب سے کم آمدن ہے۔ یہ آمدن پارٹی کو عطیات کی صورت میں ہوئی۔

الیکشن کمیشن میں جمع کروائے گئے سالانہ گوشواروں کی ساکھ

مالی سال 18-2017 میں جمعیت علمائے اسلام (ف) کا کلوزنگ بیلنس 25،752،080 روپے رہا جبکہ اس سال اس کا اوپننگ بیلنس 28،273،592 روپے تھا۔

جماعت اسلامی پاکستان

پارٹی انتخابات

مارچ 2019 میں سینیٹر سراج الحق کو دوسری پانچ سالہ مدت کے لئے ایک بار پھر امیر جماعت منتخب کر لیا گیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ملک بھر سے کل 39،124 ووٹ ڈالے گئے جن میں سے مرد ووٹرز کی تعداد 34،264 اور خواتین ووٹرز کی تعداد 4،858 تھی۔ سب ووٹرز کو بیلٹ پیپرز بھیجے گئے تھے اور انہوں نے (اپنے پسندیدہ امیدوار کے حق میں نشان لگانے کے بعد) یہ بیلٹ پیپرز اپنے ضلعی ہیڈ کوارٹرز کو بھیج دیئے۔ پھر یہ بیلٹ پیپرز صوبائی صدور کو بھیجے گئے اور بالآخر یہ پیپرز پارٹی کے ہیڈ کوارٹر منصورہ، لاہور پہنچ گئے۔[24]

بعد ازاں، اپریل 2019 میں امیر جماعت اسلامی، سینیٹر سراج الحق نے جناب امیر العظیم کو لیاقت بلوچ کی جگہ پارٹی کا نیا سیکرٹری جنرل مقرر کر دیا۔ جناب لیاقت بلوچ 10 سال تک سیکرٹری جنرل رہے۔ سینیٹر سراج الحق نے نو منتخب مرکزی مشاورتی کونسل سے مشاورت کے بعد دیگر مرکزی عہدیداروں کا تقرر بھی کیا۔[25]

پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق، سال 2019 میں جماعت اسلامی پاکستان نے مرکزی مشاورتی کونسل (مرکزی مجلس شوریٰ) اور سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی (مرکزی مجلس عاملہ) کے لئے پارٹی انتخابات منعقد کئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت اسلامی پاکستان

حوالہ نمبر: 2096
تاریخ: 30.4.18

محترم سراج الحق صاحب امیر جماعت اسلامی پاکستان کی زیرِ صدارت
مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس مورخہ 25 تا 27 اپریل 2019ء میں درج ذیل
ذمہ داران جماعت اسلامی پاکستان کا تقرر کیا گیا

نمبر شمار	نام	ذمہ داری	مکمل پتہ	رابطہ نمبر
1	لیاقت بلوچ صاحب	نائب امیر	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-8456292
2	پروفیسر محمد ابراہیم صاحب	نائب امیر	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0333-9102413 0346-9513119
3	راشد نسیم صاحب	نائب امیر	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-8264477
4	اسد اللہ بھٹو صاحب	نائب امیر	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-2242503
5	میاں محمد اسلم صاحب	نائب امیر	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-8558333
6	ڈاکٹر فرید احمد پراچہ صاحب	نائب امیر	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-8458575
7	ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی صاحب	نائب امیر	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-8285888
8	عبد الغفار عزیز صاحب	نائب امیر	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-8455416
9	امیر العظیم صاحب	سیکرٹری جنرل	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-8450638
10	خالد رحمٰن صاحب	ڈپٹی سیکرٹری	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0334-5059676
11	حافظ ساجد انور صاحب	ڈپٹی سیکرٹری	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0301-2244891
12	محمد اصغر صاحب	ڈپٹی سیکرٹری	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0333-9142159
13	سید وقاص جعفری صاحب	ڈپٹی سیکرٹری	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-4237021
14	اظہر اقبال حسن صاحب	ڈپٹی سیکرٹری	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-8481947
15	سید بختیار معانی صاحب	ڈپٹی سیکرٹری	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0333-9477721
16	نذیر احمد جنجوعہ صاحب	سیکرٹری فنانس	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0333-5172109
17	قیصر شریف صاحب	سیکرٹری اطلاعات	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0333-4555964
18	میاں مقصود احمد صاحب	نگران رابطہ علماء و مشائخ	منصورہ ملتان روڈ لاہور	0300-8450011

Jamaat-e-Islami Pakistan

منصورہ ملتان روڈ لاہور پاکستان 54790 فون: 5-35252391-24-35419520 فیکس: 35252194 URL: http://www.jamaat.org - E-mail: tanzeem.jamaat@gmail.com

پارٹی کا داخلی ڈھانچہ

پارٹی کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق گزشتہ سال مرکزی شوریٰ کے 3 اور مرکزی مجلس عاملہ کے 3 اجلاس منعقد ہوئے۔

اسمبلی کے اجلاسوں کے لئے پارٹی موقف اپنانے اور ایجنڈا کی تیاری میں پارلیمانی پارٹیوں کا کردار

جماعت اسلامی پاکستان کی نمائندگی سینیٹ، قومی اسمبلی، خیبر پختونخواہ اسمبلی اور سندھ اسمبلی میں موجود ہے۔ پارٹی کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق جماعت اسلامی پاکستان کے مختلف منتخب نمائندوں نے مجموعی طور پر 300 سوالات، 100 قرار دادیں اور 18 تحاریک التوائے کار جمع کروائیں۔

امیر جماعتِ اسلامی، سینیٹر سراج الحق لاہور میں منعقدہ یوم تاسیس کے موقع پر پارٹی ورکرز سے خطاب کرتے ہوئے

سالانہ کنونشن

26 اگست 2018 کو لاہور میں یوم تاسیس منایا گیا۔[26] اس کے علاوہ، پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق، اس سال کراچی، لاہور، کوئٹہ، فیصل آباد، گوجرانوالہ، حیدرآباد اور سکھر میں مجموعی طور پر 87 کنونشن منعقد کیئے گئے۔

فنڈنگ کی بنیاد

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اعدادوشمار کے مطابق، سال 18-2017 میں جماعت اسلامی پاکستان کی آمدن کا بڑا ذریعہ عطیات اور خوشحال پاکستان فنڈ تھے۔ سال 18-2017 میں پارٹی کی بیان کردہ کل آمدن 62،671،355 روپے رہی۔

الیکشن کمیشن میں جمع کروائے گئے سالانہ گوشواروں کی ساکھ

سال 18-2017 میں جماعت اسلامی پاکستان کا کلوزنگ بیلنس 104،524،925 روپے رہا جبکہ اس سال اس کا اوپننگ بیلنس 108،859،208 روپے تھا۔

خواتین، نوجوانوں اور غیر مسلم اقلیتوں کا کردار

محترمہ دردانہ صدیقی، جماعت اسلامی پاکستان کی خواتین ونگ کی سیکرٹری جنرل ہیں۔ یہ ونگ اپنے داخلی انتخابات خود منعقد کرتا ہے اور اس کی ایک مشاورتی کونسل ہے (جو 10 ارکان پر مشتمل ہے) اور ایک ورکنگ کونسل ہے۔ خواتین ونگ کی رکنیت میں 5047 مکمل ارکان اور 8866 امیدواران شامل ہیں۔

جناب زبیر احمد گوندل، جماعت اسلامی پاکستان کے یوتھ ونگ کے صدر ہیں۔

جناب اسد اللہ بھٹو، جماعت اسلامی پاکستان کے غیر مسلم اقلیتی ونگ کے سربراہ ہیں۔ جماعت نے 23 اکتوبر 2019 کو ملک گیر سطح پر ایک غیر مسلم اقلیتی کنونشن منعقد کیا جس میں ہندوؤں، مسیحی افراد اور سکھ برادری نے شرکت کی۔

متحدہ قومی موومنٹ پاکستان

اہم پالیسی معاملات کے بارے میں فیصلے میں داخلی جمہوریت

کراچی میں منعقدہ میٹنگ کے دوران متحدہ قومی موومنٹ۔پاکستان کی رابطہ کمیٹی کے ارکان

نومبر 2018 میں سابق رکن اسمبلی ڈاکٹر فاروق ستار کو پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزیوں بشمول پارٹی میں گروپ بندی کی بنا پر پارٹی سے نکال دیا گیا۔ مارچ 2018 میں ہونے والے سینیٹ کے انتخابات کے لئے پارٹی امیدواروں کو ٹکٹوں کی تقسیم' ڈاکٹر ستار اور ایم کیو ایم پاکستان کی سینئر قیادت میں اختلافات کی بنیادی وجہ بنی جب جناب ستار نے جناب کامران ٹیسوری کو ٹکٹ دینے پر اصرار کیا۔ ان اختلافات کی وجہ سے ڈاکٹر ستار کو پارٹی کی رابطہ کمیٹی نے کنوینر کے عہدے سے برطرف کر دیا۔ جناب کامران ٹیسوری نے بھی اسی سال پارٹی سے استعفاء دے دیا۔

2018 کے عام انتخابات میں شکست کے بعد ڈاکٹر ستار نے 13 ستمبر 2018 کو رابطہ کمیٹی کی رکنیت سے استعفاء دے دیا۔ 12 اکتوبر 2018 کو انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں پارٹی انتخابات کا مطالبہ کیا اور قائدین کو خبردار کیا کہ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ ایم کیو ایم نظریاتی بنا لیں گے۔[27]

پارٹی کا داخلی ڈھانچہ

میڈیا رپورٹس کے مطابق' اس سال مرکزی رابطہ کمیٹی کے 4 اجلاس ہوئے: 28 اکتوبر 2018' 8 نومبر 2018' 12 فروری 2019 اور 14 جولائی 2019۔

فنڈنگ کی بنیاد

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق' سال 18-2017 میں ایم کیو ایم پاکستان کے ذرائع آمدن یہ تھے؛ شہدا فنڈ اور عطیات وغیرہ۔ اس سال پارٹی کی مجموعی آمدن 17،500،000 روپے رہی۔

الیکشن کمیشن میں جمع کروائے گئے سالانہ گوشواروں کی ساکھ

مالی سال 18-2017 میں ایم کیو ایم پاکستان کا کلوزنگ بیلنس 10،374،337 روپے رہا جبکہ اس سال اس کا اوپننگ بیلنس 9،524،337 روپے تھا۔

عوامی نیشنل پارٹی

پارٹی انتخابات

مئی 2019 میں جناب اسفندیار ولی خان کو مسلسل بار چھٹی عوامی نیشنل پارٹی کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ مرکزی عاملہ کے کسی رکن نے ان کے خلاف انتخاب نہیں لڑا۔ یہ انتخابات باچا خان مرکز' پشاور میں ہوئے اور کونسل کے ارکان نے مرکزی عہدیداران کو منتخب کرنے کے لئے اپنے ووٹ کا استعمال کیا۔ زیادہ تر عہدیداران بلا مقابلہ منتخب ہوئے کیونکہ ان کے مدمقابل افراد نے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے تھے۔

دیگر منتخب ہونے والے رہنماؤں میں میاں افتخار حسین کو بطور سیکرٹری جنرل' جناب امیر حیدر خان ہوتی کو بطور سینئر نائب صدر اور سابق سینیٹر زاہد خان کو بطور سیکرٹری اطلاعات منتخب کیا گیا۔ بعد ازاں' اپریل 2019 میں جناب اسفندیار ولی خان کے صاحبزادے ایمل ولی خان کو پارٹی کا بلا مقابلہ صوبائی صدر منتخب کر لیا گیا۔[28]

سالانہ کنونشن

عوامی نیشنل پارٹی کا آخری سالانہ کنونشن مئی 2019 میں باچا خان مرکز' پشاور میں ہوا جس میں پارٹی کے تنظیمی ڈھانچے' موجودہ حکومت کے خلاف احتجاجی منصوبے اور خیبر پختونخواہ کے نو ضم شدہ اضلاع زیر غور آئے۔

پارٹی کے اندر اختلاف رائے کی برداشت

جناب شہید ہارون بلور کے صاحبزادے جناب دانیال بلور نے اپریل 2019 میں پارٹی کے صوبائی انتخابات سے ایک دن قبل پارٹی سے استعفاد دے دیا۔ انہوں نے پارٹی کی اعلیٰ قیادت سے اختلافات کے بعد پارٹی چھوڑی جنہوں نے انہیں صوبائی انفارمیشن سیکرٹری کے عہدے سے انتخاب لڑنے سے روکا تھا۔ دوسری طرف' عوامی نیشنل پارٹی کا دعویٰ تھا کہ پارٹی کے داخلی انتخابات شفاف اور منصفانہ تھے۔ بلور خاندان 50 سال سے عوامی نیشنل پارٹی سے وابستہ ہے۔[29]

سال 2018 میں عوامی نیشنل پارٹی نے جناب افراسیاب خٹک' محترمہ بشریٰ گوہر اور سابق سینیٹر ستارہ ایاز سمیت پارٹی کے اہم رہنماؤں کے خلاف انضباطی کارروائی کی اور ان کی بنیادی رکنیت کو معطل کر دیا گیا۔ رپورٹس کے مطابق معطل ارکان نے پارٹی پالیسی اور ڈسپلن کی خلاف ورزی کی تھی۔ جناب افراسیاب خٹک اور محترمہ بشریٰ گوہر کو نوٹس اظہار وجوہ دیئے گئے جن میں کہا گیا تھا کہ وہ عوامی نیشنل پارٹی کے عہدیداروں میں بے چینی پھیلانے اور اس طرح پارٹی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کے ذمہ دار تھے۔ ان دونوں نے ایک ہفتے کے اندر جواب دے دیا لیکن پارٹی قیادت کو مطمئن نہیں کر سکے لہذا ان کی رکنیت معطل کر دی گئی۔[30]

فنڈنگ کی بنیاد

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اعدادوشمار کے مطابق' سال 18-2017 میں عوامی نیشنل پارٹی کے ذرائع آمدن میں عطیات' رکنیت فیس' پختون میگزین اور بنک منافع شامل ہیں۔ اس سال پارٹی کی مجموعی آمدن 55،640،653 روپے رہی۔

الیکشن کمیشن میں جمع کروائے گئے سالانہ گوشواروں کی ساکھ

مالی سال 18-2017 میں عوامی نیشنل پارٹی کا کلوزنگ بیلنس 27،777،666 روپے رہا جبکہ اس سال اس کا اوپننگ بیلنس 41،726،350 روپے تھا۔

نیشنل پارٹی

پارٹی انتخابات

اکتوبر 2018 میں سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان' ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کو نیشنل پارٹی کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ اس موقع پر ان رہنماؤں کو بھی پارٹی عہدیدار منتخب کیا گیا؛ میر جان محمد بلیدی بطور مرکزی سیکرٹری جنرل' سینیٹر میر کبیر محمد شاہی بطور سینئر نائب صدر' میر رجب علی رند بطور نائب صدر بلوچستان اور جناب خیر جان بلوچ بطور ڈپٹی سیکرٹری جنرل۔ اسی روز دیگر مرکزی اور صوبائی عہدیداروں کو بھی منتخب کیا گیا۔ پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق ان پارٹی انتخابات کو پاکستان بھر سے 200 آزاد مندوبین نے آبزرو کیا۔[31]

پارٹی کا داخلی ڈھانچہ

میڈیا رپورٹس کے مطابق پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ایک اجلاس یکم نومبر 2018 کو ہوا جس میں ملک کو درپیش بڑے مسائل اور پارٹی کی تنظیم نو زیر غور آئے۔ مرکزی کمیٹی کا آخری اجلاس 23 اگست 2019 کو ہوا اور 15 ستمبر 2019 کو صوبائی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس کوئٹہ میں پارٹی کے مرکزی سیکرٹریٹ میں ہوا۔ ان دونوں اجلاسوں میں چیئرمین سینیٹ کے انتخاب' حزب اختلاف سے اتحاد' افراط زر اور پارٹی کی تنظیم سازی جیسے امور زیر غور آئے۔

پارٹی کے اندر اختلاف رائے کی برداشت

پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق 2019 میں نیشنل پارٹی نے اپنے تین موجودہ ارکان صوبائی اسمبلی کے خلاف انضباطی کارروائی کی اور ان کی رکنیت منسوخ کی جن میں سابق مشیر خزانہ میر خالد لانگو' وزیر امور نوجوانان اور کھیل' میر مجیب الرحمان محمد حسنی' ایم پی اے اور میر فتح بلیدی' ایم پی اے شامل ہیں۔

فنڈنگ کی بنیاد

سال 18-2017 میں نیشنل پارٹی کی بیان کردہ آمدن 1،845،250 روپے رہی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق' پارٹی کے ذرائع آمدن میں رکنیت فیس' مطبوعات اور عطیات شامل ہیں۔

الیکشن کمیشن میں جمع کروائے گئے سالانہ گوشواروں کی ساکھ

مالی سال 18-2017 میں نیشنل پارٹی کا کلوزنگ بیلنس 159،055 روپے رہا جبکہ اس سال اس کا اوپننگ بیلنس 402،467 روپے تھا۔

حوالہ جات

1. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1491990 (accessed December 11, 2019)
2. Thenews.ocm, [Website], 2019, https://www.thenews.com.pk/print/544667-pti-announces-new-organisational-structure-sans-sindh (accessed December 11, 2019)
3. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1495122 (accessed December 07, 2019)
4. Dawn.Com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1508773 (accessed December 10, 2019)
5. Thenation.com, [Website], 2019, https://nation.com.pk/03-Nov-2019/pm-s-resignation-new-polls-are-off-the-table (accessed December 10, 2019)
6. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1518689/pti-shows-no-trust-in-chief-election-commissioner (accessed December 10, 2019)
7. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1479736/pm-asks-pti-workers-to-get-ready-to-foil-opposition-drive (accessed Dec 7, 2019)
8. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1520400 (accessed Dec 8, 2019)
9. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1509533 (accessed Dec 10, 2019)
10. Dunyanews.tv, [Website], 2019, https://dunyanews.tv/en/Pakistan/485115-PM-Imran-bars-Qureshi-Tareen-issuing-statements-against-each-other (accessed Dec 8, 2019)
11. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1519448/those-hoping-for-clash-of-institutions-disappointed-says-imran (accessed December 10, 2019)
12. Dawn.com, [Website], 2018, https://www.dawn.com/news/1448317 (accessed Dec 11, 2019)
13. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1519254/govt-drafts-third-notification-about-army-chiefs-extension (accessed December 10, 2019)
14. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1480008 (accessed Dec 8, 2019)
15. Dawn.com, [Website], 2018, https://www.dawn.com/news/1436572 (accessed Dec 9, 2019
16. Daily Times, [Website], 2019, https://dailytimes.com.pk/422246/pml-n-to-set-up-disciplinary-committee-to-decide-about-mpas-who-called-on-pm/ (accessed Dec 9, 2019)
17. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1511561 (accessed Dec 10, 2019)
18. Thenews.com, [Website], 2019, https://www.thenews.com.pk/latest/576675-ppp-will-not-allow-selected-pm-to-take-a-u-turn-on-cpec (accessed Dec 6, 2019)
19. Thenews.com, [Website], 2019, https://www.thenews.com.pk/print/529331-ppp-to-stand-with-govt-if-fazl-uses-religious-card-in-dharna (accessed December 10, 2019)
20 Dawn.Com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1508773 (accessed Dec 10, 2019)
21. Thenews.com, [Website], 2019, https://www.thenews.com.pk/latest/555205-azadi-march (accessed Dec 10, 2019)

22. Geo.tv, [Website], 2019, https://www.geo.tv/latest/239793-the-beginning-of-uncertainty-what-will-the-opposition-do-next (accessed Dec 6, 2019)
23. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1516351 (accessed December 11, 2019)
24. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1471113 (accessed December 04, 2019)
25. Thenews.com.pk, [Website], 2019, https://www.thenews.com.pk/print/463560-amirul-azeem-ji-s-new-secretary-general (accessed Dec 4, 2019)
26. Jamaat.org, [Website], 2019, https://jamaat.org/ur/news_detail.php?article_id=12406 (accessed Dec 3, 2019)
27. Dawn.com, [Website], 2018, https://www.dawn.com/news/1444591 (accessed Dec 7, 2019)
28. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1479945 (accessed Dec 8, 2019)
29. Dawn.com, [Website], 2019, https://www.dawn.com/news/1475021 (accessed Dec 7, 2019)
30. Thenews.com, [Website], 2018, https://www.thenews.com.pk/tns/detail/566874-suspension-good-expulsion (accessed Dec 7, 2019)
31. Express tribune, [Website], 2019, https://tribune.com.pk/story/1837609/1-np-will-continue-serve-people-baloch/ (accessed Dec 7, 2019)

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس : پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: پی، او، باکس 11098، L.C.C.H.S، پوسٹل کوڈ: 54792، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org ویب: www.pildat.org